Item Code: 647 Participant Code: 009

"اے خدا میں کیا کروں! میرا گھر اجڑ گیا میرا دیش اجڑ گیا ہے"

گرمیوں کا موسم تھا۔ رام نام کا ایک چھوٹا سا لڑکا نامبور کے گاؤں میں رہا کرتا تھا۔ بے چارہ رام بہت غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس چھوٹے سے گاؤں کے کنارے پر رام ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی تھی۔ اس جھونپڑی میں رام اور اسکی بوڑھی ماں ارنا رہتی تھی۔ رام کے والد کا انتقال تو رام کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا۔ گھر کی ساری ذمہ داریاں اب رام کے سر پر تھی۔ پہلے تو ماں کے سر پر تھی۔ لیکن ماں تو بوڑھی تھی۔ رام کا سپنا تھا کہ وہ اپنے گھر کو بہت ترقی دلائے گا اور غریب نام کو مٹا دے گا۔ گاؤں کو ایک خوبصورت شہر بنائے گا۔

ایک دن رام کی ماں نے رام کو بلایا۔ بیٹے رام ادھر آؤ۔

رام نے جب ماں کی اتنی دھیمی سی آواز سنی تو دوڑتا ہوا ماں کے پاس آیا جی ماں جی آپ ٹھیک تو ہیں۔ بیٹے رام کی ماں ارنا نے جواب دیا۔ مجھے فکر ہے کہ اب تیری پڑھائی کا گزارہ کیسے ہوگا۔ اور اگر پڑھے گا تو اپنی بوڑھی ماں کو کون سنبھالے گا۔ یہ سنتا ہی تھا کہ رام رونے لگا۔

رام روتے ہوئے ماں جی یا تو میں پڑھ سکتا ہوں یا تو گھریلوں کام کر سکتا ہوں۔

ارنا نے کچھ سوچنے کے بعد بیٹے تم صرف پڑھو گے باقی سب کچھ چھوڑ دو۔ تجھے پتہ ہے اب دیش کی حالت کیسے بگڑتی جا رہی ہیں۔ پڑھائی کرنے کے سوا کوئی دوسرا گزارہ نہیں ہے۔

رام نے خوشی سے جواب دیا

ٹھیک ہے ماں جی میں تیار ہوں۔ ماں بھی رام کی ماں نے جب رام کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو خوش ہوتی اسکی بھی جان میں جان آ گئی

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

دوسرے دن رام کی ماں ارنا نے اپنے ٹوٹے ہوئے صندوق سے کچھ زیورات
نکالا اور رام کو دیتے ہوئے کہا بیٹے یہ میں نے تیرے باپ فاروق کی نشانی رکھی تھی
تاکہ میں اسکو بھول نہ جاؤں۔ انہیں تو بیچ میں دے کر اپنی پڑھائی جاری
رکھنا۔ دونوں ماں اور رام گلے لگ کر رونے لگے۔ اب رام ایک ہی رات
میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے ٹھان لی تھی کہ اب مجھے کچھ کرنا ہے۔ اب
تو میں اپنا سپنا پورا کرکے ہی رہوں گا۔

"چھوٹا سا قد لیکن بڑا جذباتی اور حوصلہ مند"

اب رام منا سے ماں کو مل کر سکول کی طرف چل دیا۔ رام پیچھے سے ماں ارنا
نے آواز دی بیٹے رام نے پیچھے مڑ کر دیکھا جی ماں جی بیٹے واپس نہ آنا جب
کچھ بن کر آئے۔ اور اپنی جھونپڑی کو بھول جا اب تجھے اسکو محل بنانا ہے۔ ٹھیک
ہے ماں جی۔ اب ارنا بھی ہوشیار تھی خود کھانا پکاتی کھاتی رات کا بچا ہوا
صبح کھا لیتی۔

وقت گزرتا گیا رام نے بھی جا کر اپنی پڑھائی شروع کر دی۔ ادھر
گھر میں ماں لیٹے لیٹے سوچتی رہی کہ میرا رام کچھ بنے گا۔ ادھر رام نے اپنی
کوشش جاری رکھی۔ رام بچپن سے ہی بہت محنتی اور سچا تھا۔

ایسے ہی یہ سلسلہ چلتا رہا رام جب دسویں جماعت میں پہنچا تو
رام نے کافی اچھے نمبر کمائے۔ اور اس کو اسکول کی طرف سے ایک
آوارڈ بھی ملا جس کی قیمت ۱۰۰۰ کو روپیے تھی۔ رام یہ آوارڈ ملتے ہی
لے کے گھر کی طرف چل دیا۔

گھر پہنچا۔ ماں دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے۔ بیٹے تم ٹھیک تو ہے۔ ماں میں تو بالکل ہی ٹھیک ہوں۔ آپ بتائے مجھے تو بہت فکر ہو رہی تھی۔ بیٹے رام میں ہر وقت تیرے ہی سپنے میں کھوئی رہتی تھی۔ مجھ بتا میں ادھر پھر رام سے رہی تھی۔

رام خوشی سے ماں جی دیکھو میں کیا لایا ہوں۔ رام نے جلدی سے ماں کو دکھایا ماں ارنا دیکھ کر بہت خوش ہوتی۔ بیٹے میں نے کہا تھا تو کچھ کرے گا۔ رام نے جواب دیا ماں جی آپکی دعاؤں کی بدولت یہ سب کچھ ہوا ہے۔ ماں جی اسکی مدد سے ہم اس کو کسی کو دیکر پیسے لے گے۔ اور اپنے گھر کو بہت اچھا بنا سکتے۔ ٹھیک ہے بیٹے ماں ارنا نے جواب دیا۔

رام کو اب واپس جانا تھا۔ ماں جی آپ اس کو دیکھ کام کر اب ہے۔ مجھے کچھ اور بھی کرنا ہے اتنا ہی کافی نہیں لیکن رام کو کیا پتہ تھا۔ کہ جو پڑوس کی اچھی ہے۔ وہ بیٹا جانتا تھا کہ گاؤں والے کیسے ہیں۔

ماں نے رام کو خوشی سے جانے کو کہا۔ رام اب پھر اپنی منزل کی طرف اس کو پانے کے لیے نکل پڑا۔ ماں نے گاؤں کے ایک مستری کو بلوایا اور کام شروع ہو گیا۔ چند ہی دنوں میں رام اور ارنا کی پرانی جھونپڑی ادھر بنی تھی۔ اب تو ادھر ایک اچھا چمکیلا گھر بنا ہوا تھا۔ لیکن ارنا یہ نہیں جانتی تھی کہ اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

چند ہی دنوں میں گاؤں بھر میں خبر پھیل گئی۔ گاؤں کے لوگ یہ دیکھ سہ نہ پائے۔ انکی غیبت کرنے لگے۔ کہ اس کے بیٹے نے پکا چوری کی ہو گی۔

اب ارنا آرام سے رہنا شروع کر دیا۔ رام کا وہ ملا ہوا آواز دیکر ارنا نے بہت سے کام کیے۔ گھر کے سب کام اچھے سے ہوگئے۔ اب بوڑھی ارنا کا آرام کرنے کا وقت تھا۔ اسکی زندگی پہلے سے اب آسان ہو چکی تھی۔ آرام سے تین وقت کا کھانا نصیب ہوتا تھا۔

ایک رات جب ارنا سو رہی تھی تو کچھ آوازیں آنے لگیں۔ بے چاری ارنا مشکل سے اٹھ کر باہر نکلی تو دیکھا کہ کافی سارے لوگ گھر کے ارد گرد چھپے ہوئے ہیں ارنا کا باہر نکلنا ہی تھا کہ سارے لوگ بھاگ گئے۔ اب ارنا کو تھوڑا ڈر ہونے لگی کیوں کہ اکیلی رہی تھی۔ پاس ہی پڑوسن کے گھر رات گزارنے چلی گئی۔

چند ہی لمحوں کے بعد کچھ سے آواز آئی۔ اور کچھ دھواں کی بو آنے لگی۔ ارنا نے جھٹ سے دروازہ کھولا اور باہر دیکھا تو کیا دیکھتی ہیں۔ بوڑھی ارنا کی آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی۔ یہ دیکھ کو پڑوسن اجمی بھی باہر آئی۔ ارنا بھائی کیا ہوا۔ دیکھو نہ گاؤں والوں نے کیا کیا ہے۔ ارنا روتی ہوئی آواز میں "ہائے خدا میں کیا کروں! میرا گھر اجڑ گیا میرا دیش اجڑ گیا"

پڑوسن اجمی بھائی کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بھی تو آپ کا گھر ہے۔ اجمی ارنا کو اندر لے کر گئی پانی پلایا۔ اب ارنا کچھ تھوڑا ہوش میں آئی۔ بھائی آپ نہیں جانتی ہے اب صرف ہمارا گھر ہی نہیں اجڑا بلکہ اب تو پورا دیش اجڑنے والا ہے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

بوڑھی ارنا دھیمی آواز میں بولی اٹھی وہ کہیں۔ بھائی مجھے پتہ ہے۔ ہمارے دیش
کا جو وزیر اعظم ہے اسکو دوسرے ملکوں سے جنگ کرنے کا اور سلطنت
حاصل کرنے کا بڑا شوق ہے۔ تو ہم کہاں جائیں گے۔ اس راجا کو کیا ہوا
اسکی بینائی تو کم نہیں۔ کیا کرے ہمارے بس کی تو بات نہیں ہے۔

بےچاری بوڑھی ارنا اب اپنی پڑوسن انجمی کے گھر رہتی تھی۔ اس کا نیا بنایا ہوا
گھر اجڑ گیا۔ وہ گھر ارنا کے لیے ایک نیا گھر ہی نہیں بلکہ اس کے لیے
ایک دیش اجڑنے کے برابر تھا۔ لیکن راجا کو اسکی ایک ذرہ بھی خبر نہیں تھی
وہ صرف اپنی منزل کو پانے کے لیے دن رات ایک کرتا۔ اور بے حد محنت کرتا
رہتا۔

کچھ ہی دنوں کے بعد اس راجا اور اسکے حکیم وزیروں کا گزر اس گاؤں
سے ہوا۔ گاؤں کا کوئی بھی شخص راجا کو ملنے تک نہ گیا۔ کیوں اس گاؤں
کے لوگوں کے اندر ہمدردی اور بھائی چارگی نہ تھی۔ ایک دوسرے سے جلنے کے
جبر سے اوپر کوئی دوسرا نہ ہوجاتے۔ جب کوئی نہ گیا تو ارنا خود اکیلی چلتی
ہوئی راجا کے پاس گئی۔ راجا بھی کافی دنوں سے تھکا پڑا تھا۔ وہ بھی
ٹھنڈی جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا۔

ارنا نے راجا سے کہا راجا جی میں آپ کے لیے ایک دوائی ہوں جسکی وجہ سے
آپ کھانے گے تو آپکی آنکھوں میں بینائی آئے گی۔ ورنہ نہیں
راجا یہ سنتے ہی غصے سے بولا تو پاگل تو نہیں ہے۔ مجھ کو سب کچھ صاف

صاف دیکھ رہا ہے۔
ارنا بولی۔ راجا صاحب اگر آپکی بینائی ہوتی تو آپ یہ سلطنت حاصل کرنے کی خاطر جنگ نہ کرتے۔ آپ جانتے ہیں کچھ ہی دنوں پہلے میرا گھر اجڑ گیا آپ سب دیش کو اجاڑنا چاہتے ہو۔

"ایک عورت ذات لیکن بڑا تجربات"

راجا نے کچھ نہ سنی۔ وہ پوری ارنا کو پکڑ کر باہر نکال دیا۔

ابھی بھی راجا نے دوسرے ملک ساتھ لڑائی کرنے اور سلطنت کا شوق تھا۔ اس شوق میں اسے کچھ نہ سنا۔ رات کا کھانا کھایا۔ کھانا کھانے بعد حکم دیا کہ صبح شروع کیا جائے۔

راجا اور اسکے سپاہی سب چل پڑے۔ بیچاری ارنا بھی کافی تھکی دیکھ کر آہستہ پڑوسن انجمی کے گھر پہنچی۔

انجمی نے پوچھا بھائی کیا ہوا۔ راجا نے کچھ بولا۔ ارنا نے جواب دیا راجا نے تو میرا ایک بات نہ سنی۔ کیا کرے ویسے بھی تو ایک دن خدا کا پیارا ہونا ہی ہے۔ انجمی اور ارنا نے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد کھانا کھایا۔ پھر اپنی دکھ بھری باتیں کرنے لگیں

کچھ ہی دن راجا کو گزرے ہوئے تھے کہ تقریباً رات کے 12 بجے فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں، دونوں باہر جھانک کر دیکھا تو کیا

دیکھتی ہیں کے آسمان پر اور پورے دیش پر اس طرح آگ رہا تھا کے آگ برس رہی ہے۔ یہ دیکھ دونوں ڈر گئی۔ دیش کے بہت سارے معصوم لوگوں کی جانیں گئی۔ کافی لوگوں کے گھر اجڑ گئے۔ دیش اجڑ گیا۔

ایسی حالت ارنا دیکھ کر چلا کر بول اٹھی اے خدا میں کیا کروں میرا گھر اجڑ گیا میرا دیش اجڑ گیا

ابھی بولی کہا کہ تم فکر مت کرو۔ جو ہوتا ہے وہی ہوتے گا۔ گاؤں میں ہر طرف شور ہی شور تھا لوگ ادھر سے ادھر دوڑتے جاتے کتنی اپنی جان گواہ بیٹھے۔ اب تو گاؤں والوں کو بھی احساس ہوگا کے اگر ہم سب مل کر رہتے تو آج سب ایک جگہ جمع ہوتے۔ کوئی بھی گاؤں والے کو اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ دوسرے کے گھر جا کر ایک جگہ جمع ہو سکے

صرف یہ چارپائی ارنا اور ابھی ایک دوسرے گھر کی فکر کر رہی تھی۔ اب تو بوڑھی ارنا کو بھی خوف ہونے لگا تو کے میرا جو آخری سہارا تھا رام وہ کیا گیا ہوگا۔ کہیں میری یادوں سے گاؤں کی طرف نہ آجائے۔ یہ

اس خوف کی وجہ سے ارنا باہر کی طرف دوڑتی۔ اِدھر اُدھر دروازے سے جھانک کر دیکھنے لگی۔ کچھ دیر دیکھنے کے بعد دور سے آواز سنائی دی ماں جی۔ ماں جی آپ کیا ہو۔

ارنا نے جب یہ لڑکھاتی ہوئی آواز سنی تو ڈر گئی کے کون ہوگا

کیا دیکھتی ہے کہ اسی کا پیارا بیٹا سسک سسک کر پکار رہا ہے۔ جب رام گھر کی طرف گیا تو دیکھ کر بولا۔ اب خدا میں کیا کروں میرا گھر اجڑ گیا میرا دیش اجڑ گیا۔ یہ دیکھ کر ماں ارنا بولی۔ بیٹے رام ادھر آؤ۔ رام دوڑتا ہوا ماں ارنا کے پاس آیا۔ آتے ہی جھپٹ سے ماں کے گلے سے مل گیا

رام ماں کو زندہ دیکھ کافی خوش ہوا۔ اب تو سیتوں خدا کے کرم سے اکٹھے رہنے لگے تھے۔ کیونکہ غریبوں کا ساتھ، اگر انسان نہ دے تو خدا ضرور دیتا ہے۔ ابھی کا گھر ہی صرف بچا تھا۔

وقت گزرتا گیا اب سیتوں مل کر رہنے لگے تھے۔ گاؤں کے کچھ ہی لوگ بچے تھے اب سب کو احساس ہوا ایک دوسرے سے معافی مانگی۔ مل جل کر رہنے لگے

وہ گاؤں جو بہت خراب بنا پڑا تھا۔ وہ آج ایک طاقتور بن چکا تھا صرف چند ہی لوگوں کی جان گنواہ تھی

سبق! چاہیے انسان کتنا ہی غریب امیر کیوں نہ ہو اسکو اپنے دیش کے لوگوں کی بھی سوچنی چاہیے۔ اور اگر غریب اپنی ہمت سے کچھ پاتا ہے تو اسے دیکھ خوش ہونا چاہیے

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).